عمرے میں سعی کرنے سے پہلے حلق کروالیا، تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd-8236 تاریخ: 21-02-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص عمرہ میں لاعلمی کی وجہ سے سعی کیے بغیر احرام کھولنے کی نیت سے سر منڈا کر احرام اُتار دے، تو اس کا کیا کفارہ ہو گا، کیا دَم دینا پڑے گا یا دوبارہ عمرہ کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عمرے میں سعی کرنا واجب ہے اور اس سعی میں ایک واجب یہ ہے کہ حلق یا تقصیر سے پہلے حالتِ احرام میں سعی کی جائے اور سعی کرنے سے پہلے ہی حلق یا تقصیر کروالینے سے دم لازم ہو جاتا ہے، لیکن اس سے سعی ساقط نہیں ہوتی، بلکہ اب بھی اس کی ادائیگی واجب ہی رہتی ہے، یعنی دم دینا بھی ضروری ہے اور رہ جانے والی سعی کرنا بھی ضروری ہے، البتہ اب سعی کے لیے دوبارہ احرام باندھنا ضروری نہیں، بلکہ عمرہ کرنے والا جب سعی سے پہلے حلق کروا کر احرام کھول دے، تو اب بغیر احرام کے عام لباس میں ہی سعی کرے گا۔

اس تفصیل کے بعد پوچھی گئی صورت کا متعین جواب یہ ہے کہ جس شخص نے لاعلمی کی وجہ سے سعی کیے بغیر احرام اتارنے کی نیت سے سر منڈوایا اور احرام اتار دیا، اُس پر حدودِ

حرم کے اندر ایک دم ادا کرنا لازم ہو چکا اور اب حکم یہ ہے کہ وہ سعی بھی کرے اور دم بھی ادا کرے ، مکمل عمرہ کرنا لازم نہیں اور اب سعی کے لیے دوبارہ احرام باندھنا بھی ضروری نہیں، بلکہ بغیر احرام کے عام لباس میں ہی سعی کرلے۔ اور دَم سے مراد ایک بکرا ہے، اِس میں نَر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں، نیز اِس جانور کا حدودِ حرم میں ذبح ہونا شرط ہے، مزید یہ کہ اِس دم میں دیئے جانے والے جانور میں سے نہ تو خود کچھ کھا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی غنی کو کھلا سکتے ہیں، بلکہ وہ صرف محتاجوں کا حق ہے۔

عمرے میں حلق یا تقصیر سے پہلے سعی کرنا واجب ہے، چنانچہ شمس الائمہ، امام سَرَخْسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: ”والسعي من أعمال العمرة فعليه أن يأتي به قبل التحلل بالحلق“ ترجمہ: اور سعی عمرے کے افعال میں سے ہے، لہٰذا عمرہ کرنے والے پر واجب ہے کہ حلق کے ذریعے احرام سے باہر نکلنے سے پہلے سعی کا واجب ادا کرے۔ **(المبسوط، جلد4، صفحہ52، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت، لبنان)**

حلق یا تقصیر سے پہلے سعی، حالتِ احرام میں کرنا واجب ہے، چنانچہ سعی کے واجبات بیان کرتے ہوئے علامہ شیخ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 993ھ/1585ء) لکھتے ہیں: ”وکونہ فی حالۃ الاحرام فی سعی العمرۃ“ ترجمہ: اور عمرہ کی سعی کرنے والے کا حالتِ احرام میں ہونا واجب ہے۔

(لباب المناسک وعباب المسالک، باب السعی۔۔الخ، صفحہ128، مطبوعہ دار قرطبہ)

اور سعی سے پہلے حلق کروالینے سے دم واجب ہونے اور سعی ساقط نہ ہونے کے متعلق علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں: ” يجب أن

لا يحلّ بحلق أو تقصير حتى يسعى بينهما **فإنّه لو خالفه يجب عليه دم ولا يسقط عنه السعي** اتّفاقاً" ترجمہ: عمرہ کرنے والے پر واجب ہے کہ جب تک سعی نہ کرلے، حلق یا تقصیر کے ذریعے احرام نہ کھولے، پس اگر اس نے اس کی مخالفت کی (یعنی سعی سے پہلے حلق یا تقصیر کرکے احرام اتار دیا)، تو اس پر بالاتفاق دم واجب ہوگا اور سعی بھی ساقط نہیں ہوگی۔

(شرح لباب المناسک مع حاشیۃ ارشاد الساری، باب السعی۔۔الخ، صفحہ248، مطبوعہ مکہ)

مزید اسی میں لکھتے ہیں:" لو طاف ثم حلق ثم سعی صحّ سعیه وعلیه دم لتحلّله قبل وقته وسبقه علی أداء واجبه" ترجمہ: اگر عمرہ کرنے والے نے طواف کرکے حلق کروالیا، پھر سعی کی، تو اس کی سعی درست ہوگئی، مگر وقت سے پہلے اِحرام کھول کر حلال ہونے اور واجب کی ادائیگی سے پہلے حلق کروانے کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا۔

(شرح لباب المناسک مع حاشیۃ ارشاد الساری، باب السعی۔۔الخ، صفحہ248، مطبوعہ مکہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:"عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے یعنی اگر طواف کے بعد سر مونڈا لیا پھر سعی کی، تو سعی ہوگئی، مگر چونکہ واجب ترک ہوا، لہٰذا دَم واجب ہے۔"

(بہارشریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1109، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور صورتِ مذکورہ میں صرف ایک ہی دم لازم ہوگا، کیونکہ سب سے پہلے والے محظورِ شرعی کے ارتکاب کے وقت رفضِ احرام کی نیت پائی گئی ہے، لہٰذا اگر اس کے بعد دیگر ممنوع کاموں کا بھی ارتکاب کرلیا، مثلاً: حلق کرواکر سلے ہوئے کپڑے بھی پہن لیے، تب بھی اس پر ایک ہی دم لازم آئے گا، چنانچہ "رفضِ احرام" اور "وجوب دم" کے متعلق شرح لباب المناسک مع حاشیہ ارشاد الساری میں ہے:"(اعلم أنه إذا نوی رفض الاحرام) ای قصد ترک الاحرام بمباشرۃ المحظور علی وفق ظنه (فجعل یصنع ما یصنعه الحلال

من لبس الثياب)ای الممنوعة من المخیط ونحوه (فإنه لا یخرج بذلك من الاحرام)ای بالاجماع (وعلیه) ای یجب (أن یعود کما کان محرما)ای ولا یرتکب بعد ذلک محظورا (ویجب دم واحد لجمیع ما ارتکب، ولو فعل المحظورات) ای استحسانا عندنا. . . (وإنما یتعدد الجزاء بتعدد الجنایات إذا لم ینو الرفض)ای فی اول ارتکابها (ثم نیة الرفض إنما تعتبر ممن زعم أنه یخرج منه)ای الاحرام (بهذا القصد)ای فی ارتکاب الجنایة " ملتقطاً ترجمہ: تُو جان لے! مُحرِم جب اپنے گمان کے مطابق ممنوعاتِ احرام میں سے کسی کام کے ذریعے احرام کھولنے کا ارادہ کرے اور کوئی ایسا کام کرلے جو غیر مُحرِم کرتا ہے،یعنی غیر محرم کی طرح سلے ہوئے کپڑے پہنے اور اِسی کی مثل دوسرے کام (مثلاً: خوشبو لگائے، حلق کروائے)تو ان کی وجہ سے وہ محرم بالاجماع کیفیتِ احرام سے باہر نہیں نکلے گا، بلکہ اُس پر واجب ہو گا کہ جیسے پہلے مُحرِم تھا، اُسی حالت پر واپس لوٹ آئے (جیسا کہ صورتِ مسئولہ میں سعی لازم ہو گی)اور اس کے بعد دیگر ممنوع کام نہ کرے (لیکن اگر کسی نے کر لیا، تو)اِن تمام ممنوع اُمور کا ارتکاب کرنے کے سبب اُس پر ایک ہی دم لازم ہو گا، اگرچہ وہ سارے ہی محظورات کا ارتکاب کر لے۔ . . اور متعدد جنایات سے متعدد دم اس صورت میں لازم ہوتے ہیں، جب پہلے ممنوع کام کا ارتکاب کرتے ہوئے رفضِ احرام کی نیت نہ کی ہو۔ پھر رفضِ احرام کی نیت اُسی کی معتبر ہے، جو یہ گمان کرتا ہو کہ وہ اس جرم کے ارتکاب سے احرام سے نکل جائے گا۔

(شرح لباب المناسک مع حاشیۃ ارشاد الساری، باب فی جزاء الجنایات، صفحہ 578، مطبوعہ مکہ)

اور حلق کروالینے کے بعد سعی کرنے میں احرام لازم نہ ہونے کے متعلق علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:" سعی الحجّ بعد الوقوف لا یشترط فیه الاحرام بل ویسنّ عدمه وکذا سعی العمرة لا یشترط وجوده بعد حلقه بل یجب تحقّقه قبل حلقه "ترجمہ: وقوف عرفہ کے بعد حج کی سعی میں احرام شرط نہیں، بلکہ احرام نہ

ہونا سنت ہے، اسی طرح عمرہ کی سعی جب حلق کروانے کے بعد کی جائے، تو اس میں احرام پہننا شرط نہیں، بلکہ حلق سے پہلے سعی کرنے میں اِحرام واجب ہے۔

(شرح لباب المناسک مع حاشیۃ ارشاد الساری، باب السعی۔۔الخ، صفحہ 504، مطبوعہ مکہ)

دَم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: ”اِس فصل میں جہاں دم کہیں گے اس سے مراد ایک بھیڑ، یا بکری ہو گی اور بدنہ اونٹ یا گائے، یہ سب جانور اُن ہی شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہوں۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 757، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دم کی ادائیگی حرم میں کرنا ضروری ہے، نیز اُس میں سے خود کچھ نہیں کھا سکتے، چنانچہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”کفارہ کی قربانی یا قارِن و متمتع کے شکرانہ کی، غیر حرم میں نہیں ہو سکتی، اگر غیر حرم میں کی تو ادا نہ ہوئی، نیز شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے، غنی کو کھلائے، مساکین کو دے اور کفارہ کی قربانی صرف محتاجوں کا حق ہے۔“ ملتقطاً۔ (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1162، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امیرِ اہلِ سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری اطال اللہ عمرہ لکھتے ہیں: ”دَم یعنی ایک بکرا، اِس میں نر، مادہ، دنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں۔“

(رفیق المعتمرین، صفحہ 137، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

29 رجب المرجب 1444ھ / 21 فروری 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے